سوال

(102) سترے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز میں سترہ قائم کرنا واجب ہے؟ (حافظ شفیق باغ آزاد کشمیر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں سترہ کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔ وہ احادیث جن میں سترہ کی تائید وحکم یا سترہ کے بغیر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے، استحباب پر محمول ہیں۔

ان احادیث کے امر کے وجوب سے استحباب پر پھیر نے والی وہ دلیل ہے جسے امام ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں (ج2ص25ح838-839) سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

"فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ، يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ"

"پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے آپ عرفات میں فرض نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے اور ہمارے درمیان کوئی چیز بھی بطور سترہ موجود نہیں تھی۔

صحیح ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ کے محقق نے بھی اسے "اسنادہ صحیح" کہا ہے اس کی تائید امام بزار رحمة اللہ علیہ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسے حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے فتح الباری (ج171) میں ذکر کیا ہے۔

نیز دیکھئے شرح صحیح بخاری لابن بطال (2/175) البحر الزخار (11/201ح4951) اور نصب الرایہ (2/82)

"الفقہ الاسلامی وادلتہ" (1/752) نامی کتاب میں ہے۔

"ولیست واجبة باتفاق الفقہاء، لأن الأمر باتخاذہا للندب"

اس پر فقہاء (اربعہ) کا اتفاق ہے کہ سترہ واجب نہیں ہے لہذا ان کے نزدیک سترہ کا حکم استحباب پر محمول ہے۔

(شہادت دسمبر2000ء ہفت روزہ الاعتصام لاہور27/جون1997ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ276

محدث فتویٰ